خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سنگ بنیاد مسجد مبارک Wiesbaden

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ یہاں ایک لمبے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اس شہر کی اہمیت کے بارہ میں امیر صاحب جرمنی نے بہت کچھ بتایا ہے، بہت پرانا شہر ہے، تفریحی مقام ہے، بادشاہ یہاں آتے رہے اور پھر مختلف مذاہب کے لوگ یہاں رہنے والے ہیں۔ اس شہر کی اہمیت کے لحاظ سے ایک بڑی خاصیت جو اس شہر کی ہونی چاہئے اور ہے وہ یہ کہ تفریحی مقام ہونے کے لحاظ سے بھی اور ایک ایسا شہر ہونے کے لحاظ سے بھی یہاں مختلف قومیں اور لوگ آباد ہیں۔ یہاں ہمیشہ امن اور سلامتی رہنی چاہئے۔ ہر رہنے والا ایک دوسرے کو سلام اور محبت اور پیار کا پیغام دینے والا ہونا چاہئے۔

پس جماعت احمدیہ کا یہی پیغام ہے جو ہم ہر جگہ لے کر جاتے ہیں اور یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو یہی پیغام پہلے سے بڑھ کر یہاں کے شہریوں کو اور لوگوں کو دینا ہے۔ اور اگر کوئی غلط فہمیاں ہیں بھی گو کہ جو تھیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم ہو چکی ہیں۔ پس آپ نے یہی پیغام دینا ہے کہ اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کچھ عرصہ ہوا ایک پرانی رپورٹ مَیں دیکھ رہا تھا مجھے یاد آ گئی۔ یہاں ایک فنکشن ہو رہا تھا تو ایک صاحب جن کو اسلام کے بارہ میں کچھ غلط فہمیاں تھیں لٹریچر لے کر آئے اور مقصد یہ تھا کہ ہمارے خلاف یا اسلام کے خلاف اسے تقسیم کریں۔ جو بھی خدام ڈیوٹی پر موجود تھے تو انہوں نے گیٹ پر جہاں فنکشن ہو رہا تھا اسے کرسی پیش کی کہ آپ بیٹھیں، اور جو بھی اپنا لٹریچر دے رہے ہیں بیشک تقسیم کریں، چائے پئیں۔ اور اس طرح ان کی خاطر تواضع کی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے کہ تم لوگ بہت مہمان نواز ہو، میرا تم سے مقابلہ نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی کا یہ کردار ہے کہ اگر وہاں سختی سے اسے روکا جاتا یا کوئی سختی کا جواب دیا جاتا تو لڑائی اور جھگڑے کی صورت پیدا ہوتی۔ لیکن ان کو انہوں نے بڑے پیار سے کہا کہ ٹھیک ہے آپ اپنا کام کئے جائیں جو ہمارے خلاف لٹریچر تقسیم کرنا ہے وہ تقسیم کریں، ہم اپنا کام کیے جا رہے ہیں، ہمارا ایک فنکشن ہو رہا ہے۔ اس میں ہم اسلام کا محبت اور پیار کا پیغام پہنچاتے رہیں گے۔ اور اسی بات نے ان کو قائل کر لیا۔ اسی بات نے ان کے دل کو نرم کر دیا اور وہ معذرت کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ تو ایک احمدی مسلمان کا، ایک حقیقی مسلمان کا یہ کردار ہے جو ہر جگہ ظاہر ہونا چاہئے۔ اور جب ہماری مساجد بنتی ہیں تو اس کردار کا پہلے سے بڑھ کر اظہار ہوتا ہے۔

پس آپ لوگ جو یہاں کے رہنے والے ہیں، احمدی جو یہاں رہتے ہیں اس علاقے کے لوگوں میں یہ پیغام پہنچائیں کہ اللہ تعالیٰ تو ہمیں قرآن کریم میں یہ حکم دیتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف اور عدل سے دور نہ لے جائے کیونکہ یہ تقویٰ سے دوری ہے اور تقویٰ سے دوری اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے قریب نہیں آتا جو تقویٰ سے دور ہوں اور جس قوم کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو وہ کس طرح یہ برداشت کر سکتی ہے کہ تقویٰ سے دوری ہو۔

پس جب ہم نے دشمن سے بھی پیار اور محبت کا سلوک کرنا ہے، ہمارے دل میں کسی کے لئے کوئی دشمنی نہیں۔ لیکن اگر کسی کے دل میں ہمارے لئے کوئی بغض اور کینہ ہے اور وہ اس کا اظہار کرتا ہے، تب بھی ہم نے اس سے پیار اور محبت کا سلوک کرنا ہے۔ اگر کوئی ایسا موقع آ جائے جہاں انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں تو اگر وہ شخص جو ہمارے خلاف ہے وہ بھی حق پر ہے تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی دشمنی ہمیں اس بات کی طرف مائل نہ کر دے کہ ہم اس کا حق مارنے والے ہوں۔ پس جہاں قرآن کریم کا یہ حکم ہو کہ جو تمہارے دشمن ہیں ان سے بھی نیک سلوک کرنا ہے وہاں یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جو ہم سے پیار اور محبت کا سلوک کرنے والے ہیں اور آج یہاں بیٹھے ہوئے مقامی لوگ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان لوگوں کے دل میں جماعت کے لئے ایک محبت اور پیار کا جذبہ ہے۔ یہاں جو مختلف مقررین آئے یا پیغام دینے والے آئے سب نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو پیغام ہے وہ محبت اور پیار کا پیغام ہے اور یہ صرف اسٹیج پر آ کر بات کہہ دینا نہیں بلکہ مقامی جرمن دوستوں کی یہاں موجودگی مجھے اس بات کا اور بھی زیادہ ثبوت مہیا کر رہی ہے کہ اللہ کے فضل سے یہاں کے لوگ اسلام کے خلاف نہیں، مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ چند ان لوگوں کے خلاف شاید ہوں جنہوں نے دنیا میں فساد پیدا کیا ہوا ہے۔

پس آپ جو ہمارے جرمن مہمان یہاں بیٹھے ہیں۔ آپ سے مَیں یہی درخواست کروں گا کہ اس محبت، امن کے پیغام کو دوسروں تک بھی پہنچائیں اور ان شکوک و شبہات کو یہاں کے باقی لوگوں کے دلوں سے بھی دور کرنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ یہاں آ کر ہمیں دیکھ چکے ہیں۔ آپ کے احمدیوں سے تعلقات یقیناً اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ نے احمدیوں میں کوئی برائی نہیں دیکھی بلکہ پیار اور محبت دیکھی ہے۔ جن میں برائیاں نظر آتی ہوں، جن سے نفرتیں پھوٹتی ہوں ان کے قریب کوئی نہیں آتا۔ اور بجائے دوستی کے ان سے نفرت یا کراہت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن آپ لوگوں کی یہ دوستی، اس بات کا ثبوت ہے اور اس کی مجھے بڑی خوشی ہے کہ یہاں کے احمدیوں نے بھی مقامی لوگوں سے، جرمن لوگوں سے تعلقات رکھے ہوئے ہیں اور یہ ان کا حق بھی ہے۔ ہم پاکستان سے آئے ہوئے جو احمدی ہیں، جہاں ہمیں مذہب کی آزادی مہیا نہیں کی جاتی، یہاں کی جرمن قوم کے دل میں اللہ تعالیٰ نے نرمی ڈالی اور انہوں نے یہاں نہ صرف ہمیں مذہبی آزادی دی، نہ صرف ہمیں رہنے کا حق دیا بلکہ ہمارے ساتھ بڑھ کر محبت کا اظہار بھی کیا اور آج اتنے زیادہ لوگوں کی یہاں موجودگی اِسی محبت کا اظہار ہے اور یہ محبت یکطرفہ نہیں ہے، اگر ہم محبت کا پیغام دیتے ہیں، تو جرمن لوگ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں اِن کا یہاں بیٹھنا اس محبت کے پیغام کا جواب ہے۔ پس میں اس لحاظ سے بھی آپ سب مہمانوں کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے حق کی خاطر، صرف لوگوں کی باتیں سن کر نہیں بلکہ حق کی خاطر اپنی دوستی کا ثبوت دیا ہے اور یہاں تشریف لائے ہیں اور اس لحاظ سے آپ سب لوگ بہت شکریہ کے مستحق ہیں۔

اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بن جائے گی تو پہلے سے زیادہ اظہار یہاں کے احمدیوں سے محبت اور پیار اور امن اور سلامتی کا آپ دیکھیں گے اور یہ واضح ہو جائے گا کہ مسجدیں نفرتوں کے نعرے لگانے کے لئے نہیں بلکہ مسجدیں محبت پیار اور امن اور سلامتی بانٹنے کے لئے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد بھی اس علاقے میں پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کو بانٹنے والی ہوگی۔

یہاں لارڈ میئر کے نمائندے نے ایک بوتل پانی کی مجھے دی جس میں کہتے ہیں کہ بیماریوں کا علاج ہے۔ یہاں کے بہت سارے کیمیکل اس پانی میں شامل ہیں۔ پانی زندگی کی علامت ہے۔ چاہے وہ مادی زندگی ہو یا روحانی زندگی اور روحانی زندگی کا ہی وہ پانی ہے جس کو لے کر اس زمانے میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام آئے جن کو ہم نے مانا۔ آپؑ نے یہی اعلان کیا کہ 'میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر'۔

پس یہ وہ روحانی پانی ہے جو ہمیں پلایا گیا اور اسی روحانی پانی کی وجہ سے ہمارے اندر وہ جذبات ہیں جو ہر ایک سے نیکی اور پیار کا سلوک کرنے والے ہیں۔ اور یہی وہ جذبات ہیں جو ہم ہر جگہ پھیلانے والے ہیں اور یہی وہ پانی ہے جو پی کر ہم اپنی روحانی حالت ٹھیک کر کے پھر آگے اس نور کو پھیلانے والے ہوں گے جو نور دنیا کو چاہئے اور مسجد اس نور کو پھیلانے کا ایک Symbol ہے اور ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، اپنے خدا کو پہچانتے ہیں، اس کی عبادت کرتے ہیں اور پھر جہاں اپنی روحانیت میں ترقی کرتے ہیں وہاں دوسروں کو بھی اس روحانیت سے فیضیاب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس مجھے امید ہے کہ یہاں کے احمدی اس مسجد کی تعمیر کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے اندر جہاں روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے وہاں اس روحانیت کو علاقے میں پھیلانے والے بھی ہوں گے، دنیا کو فیض پہنچانے والے بھی ہوں گے۔ محبت اور پیار اور بھائی چارہ کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اسلام کے خلاف جو شکوک و شبہات ہیں جو بعض لوگوں نے پیدا کئے ہوئے ہیں ان کو دور کرنے والے ہوں گے کہ اسلام کی تعلیم ایسی نہیں جو کسی قسم کی سختی یا تشدد کا حکم دیتی ہے بلکہ بعض لوگوں کے ایسے عمل ہیں جنہوں نے خود ساختہ تعلیم بنا کر اس کو اسلام کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ پس یہ ان کی خود ساختہ تعلیم ہے نہ کہ اسلام کی تعلیم کہ شدت پسندی کا اظہار کیا جائے یا سختی کی جائے یا تشدد سے کسی کے حقوق غصب کیے جائیں۔ اسلام تو وہ دین ہے جو پیار اور محبت پھیلانے والا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے کہا کہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے کہ کہیں بھی کسی دوسرے کے حقوق تلف نہ کئے جائیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم دوسروں کے حقوق کا اسی طرح خیال رکھو جس طرح تم اپنے ذاتی حقوق کا خیال رکھتے ہو۔ پس جب ذاتی حقوق کا خیال رکھو گے اور اس بات کو سمجھ کر حقوق کا خیال رکھو گے کہ میں نے اپنے بھائی سے بھی وہی سلوک کرنا ہے اور اس کے حقوق کو اسی طرح ادا کرنا ہے جس طرح مَیں اپنے حقوق حاصل کرنے کی دوسروں سے توقع رکھتا ہوں تو تبھی پیار اور محبت اور بھائی چارے اور امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔

پس یہ پیغام ہے جو جماعت احمدیہ ہر جگہ پہنچاتی ہے اور یہی پیغام ہے جو آج مختصراً مَیں نے اپنے مہمانوں کو بھی دیا ہے۔ اور اسی پیغام کی یاددہانی کے لئے میں نے احمدیوں کو بھی نصیحت کی ہے کہ اس پیغام کو پہلے سے بڑھ کر آپ علاقے میں پہنچانے والے بنیں تاکہ اسلام کے خلاف اگر شکوک و شبہات ہیں تو ہم اس کو دور کرنے والے ہوں۔ بعض دفعہ شکوک و شبہات یہ ہوتے ہیں کہ جب تک مسجد نہیں بنی شاید ہمیں دکھاوے کے لئے ان کے اچھے عمل ہوں اور جب یہ اپنی مسجد بنا لیں ان کا سنٹر بن جائے تو ان کے رویے کچھ اور ہو جائیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں جہاں بھی جب بھی مسجد بنی ہے وہاں پیار اور محبت کے سوتے اور چشمے پہلے سے بڑھ کر پھوٹے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بن جائے گی تو یہاں بھی پہلے سے بڑھ کر اس کا اظہار ہوگا۔

ان چند الفاظ کے بعد میں سب مہمانوں کا بہت تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں آئے اور اپنی محبت اور دوستی کا ثبوت دیا۔ جزاک اللہ۔